روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 15/اپریل 2009ء 18 ربیع الثانی 1430 ہجری 15 شہادت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 82

قبولیت دعا پر شکرانہ کی دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں اپنی دعا کے قبول ہونے کا پتہ چلے مثلاً کسی مرض سے شفا پاؤ یا سفر سے واپس آؤ تو یہ دعا کرو اس خدا کے لئے سب تعریفیں ہیں جس کی عزت اور جلال کے ساتھ تمام امور تکمیل پاتے ہیں۔

(مستدرک حاکم جلد 1 ص 730 حدیث نمبر 1999)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بہتر وقت دعا کا یہی ہے کہ ایسے وقت میں دعا ہو جب اسباب یاس اور نومیدی بکلی ظاہر نہ ہوں اور ایسی علامات نمودار نہ ہوں جن سے صاف طور پر نظر آتا ہو کہ اب بَلا دروازہ پر ہے اور ایک طور پر اس کا نزول ہو چکا ہے۔ کیونکہ اکثر سنت اللہ یہی ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے ایک عذاب کے نازل کرنے میں اپنے ارادہ کو ظاہر کر دیا تو وہ اپنے ارادہ کو واپس نہیں لیتا۔

یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابت دعا ہی ہے۔ جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بیقراری ہوتی ہے اور اس شدید بیقراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے۔ اور اس وقت ان کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے۔ کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اس کے مقبول ستائے جاتے ہیں۔ اور جب حد سے زیادہ ان کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر۔ کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اس کے ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی اپنی قوت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں۔ وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خیال کہ مقبولین کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے یہ سراسر غلط ہے بلکہ حق بات یہ ہے کہ مقبولین کے ساتھ خدا تعالیٰ کا دوستانہ معاملہ ہے۔ کبھی وہ ان کی دعائیں قبول کر لیتا ہے اور کبھی وہ اپنی مشیت ان سے منوانا چاہتا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ دوستی میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعض وقت ایک دوست اپنے دوست کی بات کو مانتا ہے اور اس کی مرضی کے موافق کام کرتا ہے۔ اور پھر دوسرا وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اپنی بات اس سے منوانا چاہتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 20)

بدرسم شرک کی راہ ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث خطبہ جمعہ 23/جون 1967ء میں فرماتے ہیں:۔

”توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہر بدعت اور ہر بدرسم شرک کی ایک راہ ہے اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بدرسوم کو مٹا نہ دے۔“

(خطبات ناصر جلد 1 صفحہ 758)

پلاسٹک سرجن کی آمد

۞ مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک ریہنڈ سرجری اور ہیئر ٹرانسپلانٹیشن کے ماہر مورخہ 18/اپریل 2009ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت منداحباب و خواتین استفادہ کے لئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نیلامی ملبہ کوارٹر و سامان

۞ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں کوارٹر نمبر 72 کا ملبہ نیلام کرنا مقصود ہے۔ مورخہ 20/اپریل 2009ء کو بوقت 9:30 بجے صبح نیلامی ہو گی۔ خواہشمند احباب موقع پر آ کر مستفید ہو سکتے ہیں۔ نیلامی بذریعہ بولی ہوگی اور رقم موقع پر نقدی کی صورت میں وصول کی جائے گی۔

۞ نظامت جائیداد کے سٹور میں درج ذیل سامان موجود ہے۔ اس سامان کی نیلامی مورخہ 22/اپریل 2009ء کو بوقت 9:30 بجے نظامت جائیداد کے سٹور میں ہوگی۔ خواہشمند احباب استفادہ فرمائیں۔

سامان

الماریاں لکڑی، ریک لکڑی، میز، ٹائر، سیلنگ فین کرسیاں۔ دیگر لوہے اور لکڑی کا متفرق سامان۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

مکرم ڈاکٹر غلام احمد فرخ صاحب چیئرمین AACP

خلافت احمدیہ جوبلی سال 2008ء میں منعقد ہونے والے

AACP پاکستان کے سالانہ کنونشنز

تیسرا سالانہ کنونشن ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز ربوہ مجلس کو اپنا تیسرا سالانہ کنونشن مؤرخہ 19 اکتوبر 2008ء کو مجلس انصار اللہ پاکستان کے ہال ''ایوان ناصر'' میں منعقد کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس کنونشن میں ربوہ بھر سے 200 سے زائد مہمانان طلباء اور آئی ٹی پروفیشنلز مرد و خواتین نے شرکت کی۔ پہلے سیشن کے مہمان خصوصی مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدۂ صدر ربوہ مجلس مکرم قمر شیراز صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے دوران سال چار سیمینارز اور دو کامیاب ورکشاپس کے انعقاد کے بارہ میں بتایا اور ربوہ مجلس کی مساعی پیش کی۔

رپورٹ کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے حصول علم اور پھر جماعت کی خدمت کے حوالہ سے نصائح فرمائیں۔

کنونشن کے دوسرے سیشن میں مختلف موضوعات پر چار پریزنٹیشن تھیں۔ دوسرے سیشن کے اختتام پر خاکسار نے پریزینٹرز اور لیکچر دینے والے احباب اور بعض مہمانان میں شیلڈز تقسیم کیں۔ بعد از دُعا تمام احباب کی خدمت میں الوداعی ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس موقع پر مختلف ادارہ جات کی طرف سے کمپیوٹر سے متعلقہ سٹالز بھی لگائے گئے۔ جہاں خریداری پر دس فیصد رعایت بھی تھی۔ 3 بجے بعد دوپہر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس کنونشن کی تفصیلی رپورٹ الفضل مورخہ 6 نومبر 2008ء میں شائع ہو چکی ہے۔

چوتھا سالانہ کنونشن واہ کینٹ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ ایسوسی ایشن آف کمپیوٹر پروفیشنلز واہ کینٹ چیپٹر کا چوتھا کنونشن (خلافت جوبلی) مورخہ 13 اپریل 2008ء کو بیت الحمود واہ کینٹ میں منعقد ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی ملک اعجاز احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ واہ کینٹ تھے۔ مرکز سے اس کنونشن میں شرکت کیلئے خاکسار گیا تھا خاکسار کے ساتھ مکرم حافظ مظہر احمد صاحب بھی تھے۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز دن 12 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدۂ امیر جماعت واہ کینٹ نے دعا کروائی۔ پہلی پریزنٹیشن مکرم ذیشان احمد قمر صاحب اسلام آباد نے (E-Commerce) کے موضوع پر کی۔ دوسرا لیکچر خاکسار نے (Time Management) کے موضوع پر دیا۔ مکرم حافظ مظہر احمد صاحب نے خلافت احمدیہ کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر خاکسار نے اختتامی خطاب کیا۔ مکرم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے اور اختتامی کلمات سے نوازا۔ دعا پر یہ کنونشن اختتام پذیر ہوا۔ بعد ازاں ظہر وعصر کی نمازیں ادا کیں اور ظہرانہ پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں 60 ممبران و مہمانان شامل ہوئے۔

چھٹا سالانہ کنونشن لاہور

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹرز پروفیشنلز لاہور چیپٹر کا چھٹا سالانہ کنونشن (خلافت احمدیہ جوبلی) مورخہ 12 اکتوبر 2008ء کو فورسیزن برینکوئیٹ ہال گلبرگ لاہور میں منعقد ہوا۔ جس میں 130 طلباء و پروفیشلز نے شرکت کی۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز صبح 10 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم کامران شوکت صاحب نے کنونشن میں ہونے والے پروگرامز کا تعارف کروایا اس کنونشن کو تین سیشنز میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے سیشن کے مہمان خصوصی مکرم سمیع باجوہ صاحب تھے۔ پہلی پریزنٹیشن مکرم شرجیل جمال صاحب کی (Configuration and Process Management) کے موضوع پر تھی۔ دوسری پریزنٹیشن مکرم جہانگیر احمد صاحب کی (ITIL) یعنی انفارمیشن ٹیکنالوجی انفراسٹرکچر لائبریری کے موضوع پر تھی۔ پہلے سیشن کی پینل گفتگو کا موضوع ٹیکنیکل سیلز مین کیریئر کی اہمیت تھا جس میں مکرم عدنان احمد صاحب، مکرم جواد خان صاحب اور مکرم مسرور احمد ساجد صاحب نے ٹیکنیکل سیلز کو بطور پیشہ اختیار کرنے کی اہمیت کے حوالے سے مفید معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے بتایا کہ آج کل دنیا میں چیلنجنگ پیشوں میں سے ایک پیشہ ٹیکنیکل سیلز ہے جس کو گریجوایٹ طلباء اپنا سکتے ہیں مہمان خصوصی نے اس سیشن کے اختتامی کلمات کہے۔

دوسرا سیشن مکرم سید عزیز احمد صاحب وائس چیئرمین AACP کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم ڈاکٹر عامر بشیر صاحب جنرل سیکرٹری میڈیکل ایسوسی ایشن لاہور چیپٹر نے خلافت اور دعوت الی اللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس سیشن کی پینل گفتگو کا موضوع (Java and Microsoft، Cisco Certification) تھا جس میں مکرم ناہیل محمود صاحب، مکرم سید عرفان احمد صاحب اور مکرم صباح الدین صاحب نے اس موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور اس شعبہ میں ملازمت کے مواقع سے آگاہ کیا۔ اس سیشن کے بعد خاکسار نے چیپٹر الیکشن کروائے جس کے بعد نمازیں ادا کی گئیں اور شرکاء کو ظہرانہ دیا گیا۔

تیسرے سیشن میں صدر صاحب لاہور چیپٹر نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے لاہور چیپٹر کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ اختتام پر خاکسار نے اختتامی کلمات ادا کئے اور اس سیشن کی کامیابی پر خوشنودی کا اظہار کیا اور مبارکباد دی دعا کے بعد یہ کنونشن اختتام پذیر ہوا۔

سالانہ کنونشن اسلام آباد و راولپنڈی

AACP اسلام آباد کا دوسرا اور راولپنڈی کا پہلا سالانہ کنونشن مورخہ 29 نومبر 2008ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ مکرم صدر صاحب چیپٹر نے خوش آمدید کہا اور اس کنونشن کے مقاصد پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے افتتاحی خطاب کیا۔ مکرم فاتح الدین احمد صاحب نے پہلی پریزنٹیشن (Mind Mapping Techniques) کے موضوع پر دی۔ پینل گفتگو کا موضوع IT پروفیشنل بننے کی خصوصیات تھا۔ جس میں مکرم عبدالقیوم صاحب، مکرم مسرور ریحان صاحب اور مکرم مجدالدین مجد صاحب نے قیمتی معلومات سے نوازا۔ مکرمہ ہما حمید صاحبہ نے CRM کی پاکستان میں پریکٹس کے عنوان پر ایک کیس سٹڈی پر مشتمل پریزنٹیشن پیش کی۔ مکرم منور ملک صاحب (سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا) نے خلفاء احمدیت کی سیرت کے دلچسپ واقعات بیان کئے۔

اختتامی اجلاس مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد شروع ہوا جس کے مہمان خصوصی مکرم سید محمود احمد صاحب صدر IAAAE اسلام آباد چیپٹر تھے۔ آغاز میں تلاوت قرآن کریم پیش کی گئی۔ اسلام آباد اور راولپنڈی چیپٹرز کے صدران نے رپورٹس پیش کیں۔ مکرم مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔ بعد ازاں خلافت احمدیہ جوبلی کے موضوع پر ایک تقریر کی گئی۔ مکرم مہمان خصوصی کے اختتامی کلمات اور دعا کے ساتھ یہ کنونشن اختتام پذیر ہوا۔ جس کے بعد شرکاء کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

سالانہ کنونشن کراچی

مورخہ 14 دسمبر 2008ء کو AACP کراچی چیپٹر نے اپنا سالانہ کنونشن خلافت احمدیہ جوبلی کے حوالے سے منعقد کیا۔ پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم و نظم سے ہوا۔ پہلے سیشن کے مہمان خصوصی مکرم مسرور ساجد صاحب فنانس سیکرٹری AACP پاکستان تھے۔ اس سیشن میں مکرم آدم سعید صاحب نے (Information Securities Managment System) اور مکرم فرخ سعید صاحب نے (Computer Secrets) کے موضوعات پر پریزنٹیشن کیں بعدہ کراچی چیپٹر کے عہدیداران کے الیکشن ہوئے۔

اختتامی سیشن کے مہمان خصوصی مکرم نعیم احمد خان صاحب نائب امیر ضلع کراچی تھے۔ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم افضال ملک صاحب نے (Next Generation Infrastruction) اور مکرم محمود محمد شرما صاحب نے (Freelance IT) کے مواقع کے موضوعات پر پریزنٹیشن پیش کیں۔ مکرم عبدالرحمن ناصر قریشی صاحب صدر AACP کراچی چیپٹر نے سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔ مہمان خصوصی نے خلافت کی برکات کے موضوع پر خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ یہ کنونشن اختتام پذیر ہوا۔ آخر پر شرکاء کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ہمدردی کا چشمہ

ایک شخص تھا ''فخر الدین ملتانی'' ایک فتنہ کا بانی مبانی۔ اس نے اپنی زبان سے، قلم سے حضرت محمود اور آپ کے اہل بیت کے خلاف انتہائی سب وشتم اور بہتان طرازی سے کام لیا۔ اس کی اشتعال انگیزی حد سے بڑھی ہوئی تھی اور اس کا دل حضرت مسیح موعود کے خاندان اور حضرت مصلح موعود کے لئے بغض وعناد سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن جب وہ فوت ہو گیا تو اس کی بیوی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی مالی تنگی اور سامان خورونوش سے تہی دستی کا ذکر کرتے ہوئے امداد کی درخواست کی۔ باوجود اس کے کہ فخر الدین ملتانی اور اس کے ساتھیوں کے فعل سے احمدیوں اور حضور کے دل زخمی تھے اور اس کا بپا کردہ فتنہ جاری تھا مگر یہ مجسم حلم وجود۔ شفقت ورأفت کا پیکر اس کنبے کی زبوں حالی پر درد سے بھر گیا اور ہمدردی خلق کا چشمہ آپ کے دل میں موجزن ہوا اور آپ نے ان کے لئے سامان خورونوش فراہم کرنے کا انتظام کیا جبکہ فخر الدین کے نام نہاد دوست اس کی کوئی بھی مالی مدد نہ کر سکے۔

حضور نے اعلان فرمایا تھا کہ آپ سوائے اپنے رشتہ داروں یا واقفین کے دوسرے احباب جماعت کے نکاحوں کا اعلان کرنے کی فرصت نہ نکال سکیں گے لیکن جب فخر الدین ملتانی کے لڑکے نے کہا کہ اگر اس کی ہمشیرہ کا نکاح خود حضور پڑھانا منظور فرماویں تو تب ہی اس کا رشتہ احمدیوں میں ہو سکتا ہے ورنہ کوئی احمدی اس کا رشتہ قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا تو آپ نے یہ درخواست قبول کرتے ہوئے فخر الدین کی لڑکی کے نکاح کا اعلان خود فرمایا۔

(الفضل 17 فروری 2004ء)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی پاکستان کی سائنسی ترقی کیلئے خدمات

مقتدر و وقیع شخصیات اور ممتاز اہل علم و دانش کا شاندار خراج تحسین

اپنے ہمعصروں سے ممتاز

ڈیلی ڈان نے لکھا۔

ترجمہ :۔ جو چیز انہیں اپنے ہمعصروں سے ممتاز کرتی تھی وہ ان کا انسانیت کیلئے گہرا احساس تھا جس کی بہترین مثال عمر خیام کے ان اشعار میں ملتی ہے جن کو ڈاکٹر صاحب بڑے شوق سے پیش کیا کرتے تھے۔

''اے محبت ! کیا تو اور میں تقدیر کے ساتھ سازش کر کے اس دکھ بھری صورت حال کے تانے بانے کو مکمل طور پر اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتے تا کہ ہم اس سب کو ریزہ ریزہ کر دیں اور پھر اپنے دل کی خواہش کے مطابق اس کی از سر نو تشکیل کریں۔

ان کا ٹریسٹے کا مرکز اور پاکستان میں سائنسی علم کو فروغ دینے کیلئے مختلف حیثیتوں میں کام کرنے پر آمادگی اور مستعدی اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ وہ بہتر قسم کی نئی دنیا تخلیق کرنے میں دلچسپی رکھتے تھے۔''

(اداریہ ڈان مورخہ 22 نومبر 1996ء)

سارے عالم نے آپ کے علم و فضل کا اعتراف کیا

نوائے وقت کے آغا میر حسن کا ایک مضمون بعنوان ''ڈاکٹر عبدالسلام'' شائع ہوا ہے۔ اس کا ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ پاکستان جیسے ممالک میں سائنس کو فروغ دینے اور یہاں ایک سائنسی ماحول پیدا کرنے کے لئے مستقل بے قرار رہے۔ ٹریسٹے میں ان کا قائم کردہ سینٹر تیسری دنیا کی سائنس پر وہ عظیم احسان ہے جسے نسل در نسل یاد کیا جاتا رہے گا...... دنیا بھر سے متعدد ایوارڈز کے علاوہ انہیں نشان امتیاز (پاکستان) نشان اینڈ ریز بیلو (وینزویلا) نشان استقلال (اردن) اور نشان میٹر (اٹلی) جیسے اعزازات ملے۔ دنیا کی چھ یونیورسٹیوں میں ان کا تقرر ہوا جبکہ دنیا کے اعلیٰ تعلیمی ادارے انہیں خصوصی لیکچرز کیلئے مدعو کرتے رہتے۔ پاکستان کے یہ مایہ ناز فرزند طویل بیماری کے بعد 21 نومبر 1996ء کو انگلستان میں انتقال کر گئے۔ ان کی وصیت کے مطابق انہیں پاکستان میں دفن کیا گیا۔''

(نوائے وقت مورخہ 30 مئی 2004ء)

ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات پر خدا سے دعا

مندرجہ بالا عنوان کے تحت وطن عزیز کے معروف مضمون نگار ڈاکٹر انور سدید اپنے مفصل اور دلنشین مضمون مطبوعہ روزنامہ خبریں 27 نومبر 1996ء میں تحریر کرتے ہیں۔

جمعرات 21 نومبر 1996ء کو سائنس کی دنیا سے وہ شخص رحلت کر گیا جس نے نظریہ اضافیت کے خالق آئن سٹائن کی فزکس کی دریافتوں میں توسیع کی اور یونی فیکیشن آف فورسز کا نظریہ پیش کر کے 1979ء میں نوبیل انعام حاصل کیا تھا۔ یہ ڈاکٹر عبدالسلام تھے جو......سائنس کی دنیا میں ایسے معروف ہوئے کہ ان کا نام نیوٹن، آئن سٹائن، سٹیون وائن برگ، سڈنی گلاسگو جیسے مغربی سائنس دانوں کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ انہیں تیسری دنیا کے ان معدودے چند طبیعات کے ماہرین میں بلند مقام دیا گیا جن کی دریافتوں سے نہ صرف انسانی زندگی کو ارتقاء کا اگلا قدم اٹھانے کا موقع ملا بلکہ کائنات کی تشکیل اور زندگی کو برقرار رکھنے والی قوتوں کی بازیافت یا اعزاز بھی حاصل ہوا۔''

مضمون کے تیسرے کالم میں انور سدید لکھتے ہیں:

''ڈاکٹر عبدالسلام کا سب سے بڑا کارنامہ ٹریسٹے کے مقام پر انٹرنیشنل سنٹر آف تھیوریٹیکل فزکس کا قیام تھا۔ یہ سائنسی مرکز تیسری دنیا کے سائنس دانوں اور طلبہ کو عالمی سطح کے سائنس دانوں سے تعلیم حاصل کرنے اور ان سے تبادلہ خیالات کا موقع فراہم کرتا ہے۔...... بلاشبہ ٹریسٹے سنٹر نے اور خود ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان میں سائنسی فروغ کیلئے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی دریافتوں سے سائنسی دنیا کے نقشے میں پاکستان کا نام منور ہوا ہے۔ اسے سربلندی ملی ہے...... جب یہاں لوگ مال بنانے میں مصروف تھے تو ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنے عالمی ایوارڈوں سے حاصل ہونے والی ساری دولت عوام کیلئے وقف کر دی اور عالمی سطح کے سائنسی ادارے قائم کئے۔''

مضمون کے آخری حصے میں انور سدید رقمطراز ہیں:۔

حکومت نے انہیں حسن کارکردگی کا تمغہ نشان امتیاز اور ستارہ پاکستان کے اعزازات پیش کئے۔ ایک عالم نے ان کو تحسین سے نوازا۔ خدا نے ان پر سائنس کی بشارتیں اتاریں۔ ان بشارتوں کی صداقت تجربے سے ثابت ہوئی۔ سائنسی صداقتوں کو عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات پر میرے دل سے دعا نکل رہی ہے کہ ''اے خدا سائنسی علوم کے چند زاویے ہم جیسے گناہ گار مسلمانوں پر بھی منکشف فرما۔

اے خدا، ہمیں معصیت کے سمندر سے نکال۔

اے خدا، اپنا ابر کرم ہم پر بھی برسا، اس شوریدہ زمین سے کوئی ابن سینا، کوئی ابن رشد پیدا کر...... اے خدا! اے خدا!''

(مضمون روزنامہ خبریں مورخہ 27 نومبر 1996ء)

پاکستان کا وقار

ممتاز سائنسدان ڈاکٹر منیر احمد خاں کی ایک تحریر دلپذیر ڈاکٹر منیر احمد خاں سابق چیئرمین پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اپنے مضمون ڈاکٹر عبدالسلام کی رحلت ایک قومی المیہ مطبوعہ روزنامہ آجکل کے شروع میں تحریر کرتے ہیں۔

بہت کم پاکستانیوں نے پروفیسر عبدالسلام کی طرح پاکستان کا وقار بڑھایا ہے۔ وہ نہ صرف پاکستان کے سب سے بڑے سائنسدان تھے بلکہ شاید اس صدی کے دوران مسلم ممالک میں پیدا ہونے والے عظیم ترین سائنسدان بھی تھے......سائنس کی سرحدوں میں وسعت پیدا کرنے میں ان کی کامیابی نے ان کی منکسر المزاجی میں مزید اضافہ کیا اور ہم وطنوں کے ساتھ ان کا رشتہ مزید گہرا ہو گیا۔ انہوں نے اپنے پیچھے تیسری دنیا اور خصوصاً پاکستان میں ہزاروں اعلیٰ تربیت یافتہ سائنسدان چھوڑے ہیں جو اکیسویں صدی میں ان کے مشن کو جاری رکھیں گے۔ اگرچہ انہوں نے ہمارے لئے اور دوسرے ترقی پذیر ممالک کے لئے بہت کچھ کیا لیکن ہمارے پاس ان کا قرض چکانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔''

ناقابل فراموش خدمات

آگے چل کر ڈاکٹر منیر احمد خان تحریر کرتے ہیں۔

''پروفیسر عبدالسلام نے پاکستان میں سائنس کی ترقی کیلئے ناقابل فراموش خدمات سرانجام دیں اور چودہ سال تک ''پی اے ای سی'' کے رکن رہے۔ وہ اس کے قیام ہی سے اس کی رہنمائی کرتے رہے۔ انہوں نے ہی اس کے لئے عمارت تعمیر کرنے کے مقام کا تعین کیا اور حکومت کو قائل کیا کہ وہ سائنسدانوں کو تربیت دے۔ انہیں بیرون ملک بھیجے۔ انہوں نے نئے سائنسدانوں کو یونیورسٹیوں اور لیبارٹریوں میں جگہ دلوائی۔ انہوں نے پاکستان میں سیم وتھور کے مسئلے سے نمٹنے کیلئے ایوب خان کو امریکہ سے مدد لینے کا مشورہ دیا جس کے بعد ریوے مشن قائم ہوا۔''

(روزنامہ ''آجکل'' مورخہ 30 نومبر 1996ء)

ہمارے ملک کا ممتاز سائنسدان

وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران کی کامیابیاں اور اظہار حقیقت۔

(الف) موجودہ وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی ڈاکٹر مجاہد کامران ہمارے ملک کے ایک ممتاز سائنسدان ہیں۔ آپ کی شخصیت اور قابلیت سے متعلق نوائے وقت تعلیمی ایڈیشن میں سدرہ مظہر کا ایک معلومات افزا کالم شائع ہوا ہے۔ مختصراً چند مندرجات پیش کئے جاتے ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کیلئے مقرر ہونے والے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران کی پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ ڈبل وابستگی ہے......وہ فزکس کی تدریس کے علاوہ تحقیق میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ 1986ء میں بہترین تحقیق پر انہیں ڈاکٹر عبدالسلام پرائز......اور 1999ء میں صدارتی ایوارڈ برائے حسن کارکردگی سے نوازا گیا...... تحقیقی مقالات کے علاوہ ڈاکٹر مجاہد کامران پانچ کتابوں کے مصنف بھی ہیں ...... ڈاکٹر مجاہد کامران عبدالسلام انٹرنیشنل فار تھیوریٹیکل فزکس اٹلی کے ساتھ 1984ء میں بطور جونیئر ایسوسی ایٹ 90-1985ء تک ایسوسی ایٹ اور 96-1991ء تک بطور سینئر ایسوسی ایٹ وابستہ رہے۔''

(نوائے وقت تعلیمی ایڈیشن مورخہ 25 فروری 2008ء کالم 1)

(ب) قابلیت وصلاحیت میں ڈاکٹر عبدالسلام کا نمایاں تر مقام

وائس چانسلر ڈاکٹر مجاہد کامران کا ایک تفصیلی اور معلومات افزا انٹرویو جنگ سنڈے میگزین میں شائع ہوا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر مجاہد کامران نے کہا کہ وہ تین شخصیات سے بہت متاثر ہیں جن میں ایک ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام ان کا مقام نوبیل انعام یافتہ سائنسدانوں میں بھی بہت بلند ہے۔ ان میں بے پناہ صلاحیتیں تھیں۔ انہیں مشرق و مغرب کی تاریخ پر عبور حاصل تھا۔ وہ ادارہ ساز تھے اور بہت اچھا لکھتے تھے۔ مجھے ڈاکٹر محمد افضل جو وفاقی وزیر تعلیم رہے انہوں نے بتایا تھا کہ جب میاں نواز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب تھے پروفیسر عبدالسلام نے ان سے کہا کہ تم مجاہد کامران کو پنجاب کا یونیورسٹی کا وائس چانسلر کیوں نہیں بناتے۔''

(نوائے وقت سنڈے میگزین مورخہ 10 فروری 2008ء)

سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

ڈاکٹر عبدالسلام سارے عالم اسلام اور خصوصاً

وطن عزیز پاکستان کی سائنسی تعلیمی اور معاشی ترقی و خوشحالی کے لئے ساری عمر آرزومند اور عملی طور پر کوشاں رہے لیکن دوسری جانب سے بے اعتنائی اور بے عملی کی وجہ سے وہ بہت دکھ اور غم محسوس کرتے تھے۔ ملک کی معروف ادبی اور علمی شخصیت عبدالعزیز خالد کے ڈاکٹر عبدالسلام کی اس دردمندانہ کیفیت کو بہت اثر انگیز الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اپنے مضمون ''وطن میں اجنبی'' مطبوعہ روزنامہ پاکستان مورخہ 5 دسمبر 1996ء میں جناب عبدالعزیز خالد تحریر کرتے ہیں۔

علامہ مشرقی کے بعد یہ غالباً دوسرے نابغہ روزگار سائنسدان ہیں جن کا قرآن سے شغف عشق کی حد تک بڑھا ہوا ہے۔ پچھلے دنوں ان کے مضامین کا مجموعہ ''ارمان اور حقیقت'' دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اپنے مضامین میں بار بار یہ صاحب دل شخص عالم اسلام خصوصاً ارض پاکستان کی سائنسی علوم و معارف سے بے اعتنائی و محرومی پر رنجیدہ اور دلگرفتہ نظر آتا ہے وہ بار بار مسلمانوں کی ذہنی پسماندگی پر آنسو بہاتا ہے۔ انہیں ان کے اسلاف کے علمی کارناموں کی یاد دلاتا ہے۔ جنہوں نے یورپ کو اس کی گہری نیند سے جگایا اور احیائے علوم کے دور کا آغاز کیا مگر تاسف سے کہتا ہے کہ بیدار بخت دوسروں کو جگا کر خود خواب غفلت میں کھوگئے اور ایسے کھوئے کہ ابھی تک غنودگی کے عالم میں ہیں۔''

(روزنامہ پاکستان مورخہ 5 دسمبر 1996ء)

مسلمانوں کا علمی عروج و زوال

نوائے وقت تعلیمی ایڈیشن مورخہ 24 مارچ 2008ء میں سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

(الف) مسلمانوں کی علمی ترقی کا زمانہ عروج

مسلمانوں کی علمی ترقی کے عروج کا زمانہ عباسی دور حکومت تھا۔ اس دور میں دارالخلافہ کو بغداد میں منتقل کیا گیا۔ اس دور میں اسلام ایران سے لے کر سپین اور فرانس تک جا پہنچا اور ان تمام علاقوں میں مسلمانوں کی حکومتیں قائم ہوئیں۔ اس دور میں یونیورسٹیاں اور لائبریریاں قائم کی گئیں۔ المنصور، ہارون الرشید اور مامون الرشید کے نام علمی ترقی میں قابل ذکر ہیں۔ المامون کے دور میں بیت الحکمت قائم کیا گیا۔ بیت الحکمت سے منسلک دانشوروں کو وظائف دیئے گئے۔ اس ادارے کی فیکلٹی کو کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ دانشوروں کو وظائف دینے کا سلسلہ بھی مسلمانوں کے دور میں شروع کیا گیا۔ یہ وظائف مسلم دانشوروں کے ساتھ ساتھ غیر مسلم دانشوروں کو بھی دیئے گئے۔''

(ب) زوال کی کچھ وجوہات

عباسی دور حکومت کے آخری دور میں علمی ترقی کا یہ عمل روبہ زوال ہونا شروع ہوگیا تھا۔ اس زوال کی بہت سی وجوہات ہیں۔ شیعہ ازم اور سنی ازم کے فروغ نے مسلم دنیا کے اتحاد اور اتفاق کو پارہ پارہ کردیا اور وہ فضا جو تعلیم اور تحقیق کے لئے مناسب ہوتی ہے اس کا خاتمہ کردیا...... اس کے علاوہ عباسی حکومت کے امراء اور سیاستدانوں نے مرکز کو کمزور کردیا جس کی وجہ سے مرکزی حکومت کی توجہ تعلیم کی طرف کم ہوگئی۔ تاتاریوں کا حملہ مسلمانوں میں تعلیم اور تحقیق کے خاتمہ کا سبب بنا۔ تمام تعلیمی ادارے اور لائبریریاں تباہ و برباد کردی گئیں۔''

موجودہ دور کا جائزہ اور ڈاکٹر عبدالسلام کا اعزاز

مضمون نگار متذکرہ مضمون کے آخری پیراگراف میں تحریر کرتے ہیں۔

''موجودہ دور کا جائزہ لیں تو غیر مسلم دنیا کو مسلمانوں پر ہر میدان میں فوقیت حاصل ہے۔ طب، فلسفہ، ریاضی، فزکس، کیمسٹری کے میدانوں میں نوبیل انعام حاصل کرنے والے افراد کا تعلق غیر مسلم دنیا سے ہے۔ 1900ء میں شروع ہونے والے نوبیل انعام میں اب تک صرف چند...... سائنسدان یہ انعام حاصل کرسکے ہیں ان میں پاکستانی سائنسدان عبدالسلام کا نام بھی شامل ہے۔ تجرباتی سائنس کی بنیاد رکھنے والے مسلمان آج تحقیق کے میدان میں پیچھے رہ گئے ہیں۔''

(نوائے وقت تعلیمی ایڈیشن مورخہ 24 مارچ 2008ء)

ایک رقت انگیز واقعہ

معروف صحافی تنویر قیصر شاہد اپنے مضمون ''تین ڈاکٹروں کی ایک کہانی'' مطبوعہ روزنامہ پاکستان مورخہ 17 جنوری 2003ء میں ممتاز آرٹسٹ جناب گل جی کا بیان کردہ ایک آنسو بھرا واقعہ نقل کرتے ہیں۔

''یہاں میں پاکستان کے ایک مشہور اور معزز مصور جناب گل جی کا بیان کیا گیا ایک ایسا واقعہ بھی نقل کرنا چاہتا ہوں جو ڈاکٹر عبدالسلام سے وابستہ ہے...... جناب گل جی نے یہ واقعہ کراچی سے شائع ہونے والے مشہور انگریزی ماہنامہ جریدے ''ہیرالڈ'' اشاعت جولائی 2002ء صفحہ 96) کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

''میں عبدالسلام کا ہمیشہ سے قدردان رہا ہوں اور ان کے بارے میں میرے دل میں ہمیشہ ایک بلند مقام اور عزت رہی ہے۔ میں نے ان کے بارے میں تھوڑا سا پڑھ بھی رکھا تھا۔ ایک پاکستانی ہونے کے ناطے سچی بات یہ ہے کہ میں اپنے ضمیر میں خود کو ایک مجرم خیال کرتا ہوں کہ ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان میں جتنا احترام اور جیسی عزت ملنی چاہئے تھی نہیں ملی اور وہ پاکستان میں جتنے بلند مقام کے سزاوار اور مستحق تھے، انہیں نہ دیا جاسکا۔ میں نے کراچی سے انہیں لندن خط لکھا کہ میں جلد ہی ان کے پاس آنا چاہتا ہوں تاکہ اپنے ہاتھ سے ان کی ایک تصویر بناسکوں۔ وہ میرے ان خیالات سے بڑے متاثر ہوئے اور مجھے اپنے گھر آنے کی دعوت دے دی۔'' گل جی آگے چل کر لکھتے ہیں: ''جب میں انگلستان میں ان کے دولت کدے پر حاضر ہوا وہ خاصے بیمار اور بوڑھے ہوچکے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے ان کی زندگی کے دن تھوڑے سے رہ گئے ہیں۔'' میں نے ان سے کہا'' آج سے قبل میں آپ سے کبھی نہیں ملا لیکن یوں لگتا ہے جیسے میں ہمیشہ آپ سے ملتا رہا ہوں۔'' پھر میں نے ان سے کہا'' جناب! میں ذاتی حیثیت میں آپ کی خدمت میں عقیدت کے پھول پیش کرنے آیا ہوں اور جب میں نے ان کی پینٹنگ (Penwork) بنا کر ان کی خدمت میں پیش کی تو وہ ایک بچے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے۔ اور جب میں ان سے رخصت ہونے لگا تو انہوں نے مجھے گلے لگایا۔ اس وقت ہم دونوں بہت روئے۔ میں نے ڈاکٹر عبدالسلام کی باتوں سے واضح طور پر محسوس کیا کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کو غیر ممالک میں کتنا بلند رتبہ دیا جاتا ہے اور کتنی اونچی مسند پر بٹھایا جاتا ہے، اصل بات یہ ہے کہ آپ کو اپنے ملک کے اندر کیا حیثیت دی جاتی ہے! اور غالباً بات بھی یہی تھی کہ میں اسی احساس تلے مجبور ہوکر عبدالسلام صاحب سے لندن ملنے گیا تاکہ پاکستان اور عبدالسلام کے درمیان پھر سے ایک تعلق پیدا ہوسکے اور انہیں احساس ہو کہ ان کے وطن اپنے وطن کے لوگ بھی انہیں عزت واحترام اور فخر و محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔''

(مطبوعہ روزنامہ پاکستان مورخہ 17 جنوری 2003ء ادارتی صفحہ)

Sisyphus کی دردناک مثال

پروفیسر ہود بھائی نے ایک موقع پر ڈاکٹر سلام کے متعلق قوم کی ناقدر شناسی بے اعتنائی اور اذیت رسانی کی دردناک مثال Sisyphus سے دی ہے واضح رہے کہ یہ یونانی دیومالا (Mythology) کے مطابق سسے فس (Sisyphus) ایک دیوتا تھا جسے Pluto دیوتا نے یہ سزا دی تھی کہ وہ ایک بھاری چٹان کو بصد مشقت پہاڑ کے اوپر لیجائے۔ اس کہانی کا المیہ ہے کہ جب سسے فس پوری طاقت لگا کر اس چٹان کو پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا دیتا تو وہ چٹان خود بخود لڑھک کر پھر نچلی سطح پر آجاتی اور پھر سسے فس کو بصد دقت اس کو پہاڑ کو چوٹی تک لیجانا پڑتا لیکن یہ اذیت اور سزا ختم ہونے میں نہ آتی تھی کیونکہ وہ چٹان پہاڑ کی چوٹی سے پھر نیچے لڑھک آتی تھی۔

یہی کچھ دل دردمند رکھنے والے پروفیسر عبدالسلام کے ساتھ اپنوں نے کیا وہ بڑی چاہت، لیاقت اور محنت سے اپنے وطن اور دوسرے اسلامی ممالک کی سائنسی ترقی اور سرفرازی کے لئے سکیم پر سکیم بناتے لیکن ادھر سے تنگ نظری اور بے دلی اور کم ہمتی ان کے راستے کا پتھر بن جاتی۔

دل جلاؤ کہ روشنی کم ہے

ڈاکٹر سلام کیلئے Sisyphus کی دردناک اور قابل افسوس مثال دینا اپنی جگہ بالکل درست ہے لیکن اگر معاملے کی مزید گہرائی میں جائیں تو ڈاکٹر سلام کی کہانی اس سے کہیں زیادہ پر درد اور اشک ریز ہے سسے فس کیلئے تو ایک چٹان مہیا کردی گئی تھی جسے وہ بار بار پہاڑ کی چوٹی پر لیجانے کے لئے جسمانی طور پر ہر تھکا دینے والا عمل بار بار دہرانے پر مجبور تھا۔ لیکن ڈاکٹر عبدالسلام کو تو جسمانی قویٰ اور مشقت کے ساتھ ساتھ بے حد دماغ سوزی اور روح کو گداز کردینے والی عرقریزی کو کام میں لاکر ٹھوس سائنسی منصوبے خود سے تیار کرنے پڑتے تھے اور وہ بصد شوق و آرزو انہیں اپنی قوم و ملت کی نذر کرتے تھے لیکن بسا اوقات اس سارے عمل کو بڑی بے قدری اور بے رحمی کے ساتھ یکسر نظرانداز کردیا جاتا اور یوں اپنے مہرباں اپنے ہاتھوں سے ڈاکٹر سلام کو روشن کردہ علم و ہنر کے چراغ پر چراغ گل کرنے میں کوئی پشیمانی اور حرج محسوس نہ کرتے تھے۔ اس پر سوز عمل کے مقابل پر بے رحم ردعمل پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

خون سے جب جلا دیا اک دیا بجھا ہوا
پھر مجھے دے دیا گیا ایک دیا بجھا ہوا

لیکن اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر عبدالسلام کو دردملت اور خدمت انسانیت کا ایسا جذبہ صادق عطا کر رکھا تھا کہ اپنی راہ میں حائل تمام تر مشکلات اور بے رحم حالات کے باوجود جب تک سکت و ہمت اور عمر ناپائیدار نے ان کا ساتھ دیا وہ اپنا کام کرتے چلے گئے اور اس راہ میں کبھی ہمت نہیں ہاری کیونکہ وہ زندگی کو ایک جہد مسلسل یقین کرتے تھے۔

نہ ہو طغیان مشتاقی تو میں رہتا نہیں باقی
کہ میری زندگی کیا ہے یہی طغیان مشتاقی

انتخاب کی موزونیت

سید حبیب صاحب ایک معروف صحافی تھے اور اخبار سیاست لاہور کے ایڈیٹر تھے۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی جس کا قیام 25 جولائی 1931ء کو عمل میں آیا تھا۔ جب حضرت مصلح موعودؓ نے اس کمیٹی کی صدارت سے استعفیٰ دیا تو سید حبیب صاحب نے اپنے اخبار ''سیاست'' لاہور کی اشاعت 18 مئی 1933ء میں لکھا:۔

''میری دانست میں اپنی اعلیٰ قابلیت کے باوجود ڈاکٹر اقبال اور ملک برکت علی صاحب دونوں اس کام کو چلا نہیں سکیں گے۔ اور یوں دنیا پر واضح ہوجائے گا۔ کہ جس زمانہ میں کشمیر کی حالت نازک تھی۔ اس زمانہ میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا۔ انہوں نے کام کی کامیابی کو زیر نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔ اس وقت اگر اختلافات عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا۔ تو یہ تحریک بالکل ناکام رہتی۔ اور امت مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا۔ میری رائے میں مرزا صاحب کی علیحدگی کمیٹی کی موت کے مترادف ہے۔ مختصر یہ کہ ہمارے انتخاب کی موزونیت اب دنیا پر واضح ہوجائے گی۔

(بحوالہ الفضل 28 مئی 1933ء ص 8)

مرسلہ: نظارت صنعت وتجارت

زیتون کی کاشت اور غذائی اہمیت

زیتون کی کاشت زمانہ قدیم سے جاری ہے۔ پاکستان میں بھی ایک حالیہ تجزیہ کے مطابق خودرو (جنگلی) زیتون کے چار کروڑ چالیس لاکھ پودے صوبہ سرحد اور بلوچستان میں پائے جاتے ہیں۔ ان خودرو (جنگلی) زیتون کے دو سائنٹفک نام ہیں۔

1۔ Olea Cuspidata W.

2۔ Olea Ferruginea R.

زیتون کی بہترین کاشت کے لئے معتدل درجہ حرارت والے علاقے موزوں ہیں بالخصوص خشک گرمیاں اور معتدل سردیاں اس کی پیداوار میں اضافہ کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ اگر بارش سردیوں میں ہو تو یہ زیتون کے لئے آئیڈیل موسم ہوگا۔ زیتون کو اچھے آبی نکاس والی زمینوں میں کامیابی سے کاشت کیا جاسکتا ہے۔ ایسی زمین جہاں پر پی ایچ 6 سے 7.5 ہو اور زرخیزی بہترین ہو تو زیتون کی اعلیٰ پیداوار کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔

زیتون کی افزائش نسل بذریعہ قلم زیادہ بہتر طریقہ ہے قلم کے نچلے حصے کو 3000ppm انڈول بیوٹاٹرک ایسڈ (IBA) میں ڈبولینا چاہیئے اس طریقہ پر عمل کرنے سے جڑ بننے کا عمل تیز ہوجاتا ہے۔ قلم لگانے کے لئے زمین کی گہرائی 18-17 انچ ہونی چاہیئے۔ قلمیں دوموسموں مون سون (برسات) اور فروری میں لگائی جاسکتی ہیں۔ پودے لگانے کے لئے بھی اگست اور فروری کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ پہلے ایک سال کے دوران موسم کی شدت اور پانی کی کمی سے پودوں کو بچانا چاہیئے۔

حکومت پاکستان وزارت زراعت کے توسط سے آج کل زیتون کی کاشت اور مارکیٹنگ پر بھرپور توجہ دے رہی ہے اور ایسے پروگرام ترتیب دیئے گئے ہیں جن سے زیتون کے کاشتکار بآسانی مستفید ہوسکتے ہیں۔ زیتون کی کاشت سے متعلق حکومتی پلاننگ کا مقصد تو یہ ہے کہ زیتون کی کاشت کو بڑھا کر اور بہترین مارکیٹنگ کر کے اپنے ملک کے کسانوں کی آمدن بڑھائی جاسکے اور دوسری طرف پاکستان خوردنی تیل کی امپورٹ پر جو کثیر رقم خرچ کررہا ہے اس کو کم کیا جاسکے۔ پاکستان آئل سیڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کے تجزیہ کے مطابق 2006-07ء میں پاکستان نے اٹھاون ہزار آٹھ سو ملین روپے کا کثیر سرمایہ خوردنی تیل امپورٹ کرنے میں خرچ کیا ہے۔ جبکہ خوردنی تیل کے استعمال کا گوشوارہ درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	خوردنی تیل کا استعمال	وزن (ٹن) 2006-07ء
1	پام	1,392,688
2	سن فلاور	394,705
3	کینولا	365,066
4	سرسوں	63,003
5	کاٹن	478,000
6	سویابین	48,492
7	زیتون	1463
8	دیگر	6880
	ٹوٹل	2,750,297

پاکستانی مارکیٹ میں خوردنی تیل کی امپورٹ کا سال 2006-07ء کا تجزیہ کرنے سے یہ واضح ہے کہ زیتون کا تیل سب سے مہنگا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل گوشوارہ سے واضح ہوتی ہے۔

نمبر شمار	خوردنی تیل	قیمت فی ٹن (روپے)	قیمت فی کلوگرام (روپے)
1	پام	32,516	32.52
2	سن فلاور	65,280	65.28
3	سرسوں	80,392	80.39
4	سویابین	50,886	50.89
5	زیتون	133,773	133.77

مندرجہ بالا تجزیہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ زیتون کی کاشت بڑھا کر دیگر تیل دار اجناس (Oil Seeds) کی نسبت زیادہ منافع حاصل کیا جاسکتا ہے اور زیتون کے تیل کی مارکیٹ پاکستان میں ترقی پذیر ہے کیونکہ زیتون کا پھل عمدہ غذائی اجزاء کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ ادویاتی خصوصیات بھی رکھتا ہے۔ اچار کی صورت میں اس کا روزانہ استعمال عمومی صحت وتندرستی کے لئے نہایت مفید ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ زیتون ایک ایسا پھل ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں بطور خاص ملتا ہے۔

موجودہ سالوں میں پاکستان میں زیتون کے تیل کی مارکیٹ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ زیتون سے اعلیٰ کوالٹی تیل حاصل کرنے کے لئے درج ذیل پہلو مدنظر رکھنے چاہئیں۔

1۔ بہترین پیداواری اور سٹور کرنے کی صلاحیت حاصل کرنا۔

2۔ زیتون کا پھل جب سبز ہو تو اتار لینا چاہیئے۔

3۔ بہترین پیداواری صلاحیت کی حامل اقسام کاشت کریں۔

4۔ اپنے خطہ کی آب وہوا کے مطابق اچھی اقسام منتخب کریں۔

5۔ موسمی اتار چڑھاؤ اور پیداواری موسم کا تجزیہ کرتے رہیں۔

6۔ تیل حاصل کرنے کے لئے اچھی ٹیکنیک پر عبور حاصل کریں۔

7۔ زیتون ایک پھل ہے اور اس کو احتیاط کے ساتھ بطور پھل اتارنا چاہیئے تاکہ زیتون کسی جگہ سے زخمی نہ ہوسکے۔

8۔ زیتون کے پھل زخمی ہونے سے یا دب جانے سے اس میں Fermentation Process شروع ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے زیتون کے تیل کی کوالٹی متاثر ہوتی ہے۔

9۔ زیتون کو بیماریوں اور کیڑوں کے حملہ سے بچائیں۔

10۔ زیتون کا پھل احتیاط سے اتاریں اور ٹرانسپورٹ کریں۔ زمین پر گرے ہوئے پھل علیحدہ رکھیں ان کو تازہ اتارے ہوئے پھلوں کے ساتھ شامل نہ کریں۔

11۔ زیتون کے پھل کو صحت اور سائز کے حساب سے تقسیم کریں اور ہر ایک کو اس کی سائز کے مطابق تیل نکالنے کے عمل سے گزاریں۔

12۔ زیتون لمبا عرصہ سٹور نہ کریں اس سے کوالٹی متاثر ہوتی ہے۔

13۔ زیتون Harvest کرنے کے بعد معتدل درجہ حرات 86 F ہائیٹ سے کم پر Process کریں اس طرح اس کی خوشبو (Aroma) برقرار رہے گا۔

14۔ زیتون آئل کے مختلف کوالٹی گریڈ بنائیں اور اس کے گریڈ کے مطابق مارکیٹ میں فروخت کریں۔

15۔ زیتون آئل Extraction کے دوران استعمال ہونے والی تمام چیزیں صاف رکھیں۔ اس سے تیل کی خصوصی خوشبو خراب نہیں ہوگی اور مارکیٹ میں اچھی قیمت ملے گی۔ تجارتی پیمانے پر اس کی کاشت کر کے چھوٹے زمیندار بھی تھوڑے سے رقبہ سے زیادہ منافع حاصل کرسکتے ہیں۔

مزید معلومات کے حصول کے لئے
www.oliveoilpakistan.com
www.sanat-o-tijarat.org
نظارت صنعت وتجارت پاکستان
Ph: 0092-47-6213773
Fax: 0092-47-6215459

سن ہجری کا آغاز

16 جولائی 622ء کو سن ہجری کا آغاز ہوا تھا۔

عرب میں قدیم زمانہ سے قمری سال رائج تھا اور مہینوں کے نام بھی یہی تھے محرم، صفر، ربیع الاول وغیرہ سال کے آخری مہینہ میں حج بھی ہوا کرتا تھا اور یہ طریقہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے زمانے سے رائج تھا۔

اگرچہ حج کا اجتماع ایک مذہبی فریضہ کی ادائیگی کیلئے ہوتا تھا لیکن اہل عرب اس اجتماع سے تجارتی و ثقافتی فائدے بھی اٹھاتے تھے۔ رفتہ رفتہ حج ایک بڑے پیمانے پر کاروباری معاملات اور ادبی اجتماع کا مرکز بن گیا۔

قمری مہینے چونکہ موسموں کا ساتھ نہیں دیتے۔ عربوں نے جب دیکھا کہ حج کا وقت کبھی گرمی میں اور کبھی سردی میں آجاتا ہے۔ اس وقت نہ ان کی فصلیں تیار ہوتی ہیں اور نہ جانوروں کے بچے خرید و فروخت کیلئے مہیا ہوتے ہیں تو انہوں نے غالباً یہودیوں سے سیکھ کر کبیسہ کا طریق رائج کیا۔ دو یا تین سال بعد، سال میں ایک ماہ کا اضافہ کرنے لگے۔ اس عمل کو ہندوستان میں لوند کہتے ہیں۔ یہ طریقہ قبیلہ کنانہ کے ایک شخص قلمس نے رائج کیا تھا۔ اس کے بعد یہ طریقہ رائج ہوگیا کہ قبیلہ کنانہ کا سردار حج کے اجتماع میں اعلان کردیتا تھا کہ آئندہ حج کس ماہ میں ہوگا اور اضافی تیرہواں مہینہ اس نے کس ماہ کے ساتھ بڑھایا ہے۔ لیکن عربوں نے اس عمل کو ہر کام کیلئے قبول نہیں کیا تھا۔ بلکہ وہ قمری مہینوں کو بھی یاد رکھتے تھے اور بغیر کبیسہ کے سال اور مہینہ شمار کرتے تھے۔ جسے نسیٔ کہا جاتا تھا۔

چنانچہ عربوں میں دو قسم کے کیلنڈر رائج ہوگئے۔ رسول اللہؐ کے دور میں بھی یہ دونوں کیلنڈر موجود تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی روایات میں تاریخوں اور مہینوں کے بعض اختلافات ملتے ہیں۔ یہ طریقہ 10ھ حجۃ الوداع تک جاری رہا۔ اس سال حج ذی الحجہ کی 9 کو ہوا چنانچہ آنحضرتؐ نے حج کے موقع پر خدا کے حکم کے مطابق یہ اعلان فرمادیا کہ اب زمانہ پھر صحیح وقت پر آگیا ہے۔ آئندہ سے نہ کبیسہ ہوگا۔ اور نہ نسیٔ ہوا کرے گی۔ اس کے بعد سے ایک ہی قسم کا قمری سال شمار ہونے لگا۔

دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں کسی مشہور اور اہم واقعہ سے سال کا شمار ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے ہجری سن کا آغاز حضور اکرمؐ کی ہجرت سے شروع ہوتا ہے۔ یعنی جس سال آپ نے ہجرت فرمائی تھی اس سال کی پہلی محرم سے 1ھ شمار کیا جاتا ہے۔

حضور اکرمؐ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر دوشنبہ 8 ربیع الاول 1ھ کو قبا پہنچے تھے جو شمسی کیلنڈر کے حساب سے 20 ستمبر 622ء کے مطابق ہے۔ اس سال کی یکم محرم کی تاریخ موجودہ شمسی کیلنڈر کے بموجب جمعۃ المبارک 16 جولائی 622ء پڑتی ہے اور یہی 1ھ ہجری کا آغاز ہے۔

مکرم نثار محمد خان صاحب

اومیگا-3 کیوں اہم ہے

اومیگا-3 ان دو نہایت اہم Fatty Acids میں سے ایک ہے جو کھانے والے تیل کی ایسی اقسام میں شامل ہے جن کی بدولت جسم میں چربی نقصان دہ کولیسٹرول میں تبدیل ہو کر خون کی شریانوں کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ دل کے امراض اور دماغ کے امراض یعنی سٹروک وغیرہ چربی کی شریانوں میں جمنے والی نقصان دہ کولیسٹرول (جس کو میڈیکل زبان میں LDL کولیسٹرول کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) کی وجہ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ عصر حاضر میں میڈیکل سائنس اور IT سائنس نے کمال درجہ ترقی کی ہے۔ پرانے زمانے میں حکیم اور طبیب امراض کی صحیح کنہ تک (یعنی ان کی تہہ تک) بوجوہ پہنچنے سے قاصر تھے اور ان کی طب اور نسخوں کا انحصار تجربات پر مشتمل ہوتا تھا جو وہ مریضوں سے حاصل کرتے ہیں۔ مگر اب مغربی ممالک نے اس شعبے میں بے انتہا ترقی کی ہے۔ بڑی طاقتور خوردبینوں کی مدد سے لیبارٹری میں تقریباً ہر مرض اور اس کے مدافعانہ علاج کی دوائیوں پر خوب ریسرچ ہوتی ہے۔ کروڑوں روپے کی لاگت سے بیشمار سائنسدان تحقیقات میں مصروف ہیں۔ ہمارے ہاں یونیورسٹیوں میں تحقیق نہ ہونے کے برابر ہے۔ ہمارے یہی نوجوان جو ملک میں وسائل کے مہیا نہ ہونے کی وجہ سے تحقیق نہیں کر پاتے۔ جب ان کو باہر جا کر تحقیق کا موقع ملتا ہے تو وہ بھی کمالات دکھاتے ہیں۔

Fatty Acids میں سے وہ جن کی نقصان دہ کولیسٹرول نہیں بنتی ہے ان میں سے دوسری قسم اومیگا-6 ہے۔ جو جسم میں بڑا مفید عمل انجام دیتی ہے۔ اومیگا-3 میں دو قسمیں پائی گئی ہیں۔ ایک کو چھوٹی زنجیر والی (یعنی کیمیائی زنجیر جو بنتی ہے وہ چھوٹی ہوتی ہے) اور دوسری کو لمبی زنجیر (Long Chain) والی کہا جاتا ہے۔ لانگ چین والی اومیگا-3 بہت جلد اپنے کیمیائی عمل سے گزر کر جسم کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ لیکن چھوٹی زنجیر والی اومیگا3 ذرا لمبے عمل سے گزر کر دیر سے فائدہ پہنچاتی ہے۔

اومیگا3 کے بیشمار فوائد ہیں۔ ہمارا جسم ان دونوں قسموں کی اومیگا کو خود بنانے سے قاصر ہے۔ اس لئے اومیگا3 اور اومیگا 6 کی جسم کو بے حد ضرورت رہتی ہے۔ لہٰذا اس کا جسم کو مہیا کرنا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اگر جسم کو یہ مہیا نہ کی جائے تو جسم میں ایک غیر متوازن اور غیر صحت مند کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کی کمی سے جسم کا تقریباً ہر حصہ متاثر ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے انگریزی زبان میں ان کو EFA کے نام سے یعنی (Essential Fatty Acids) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اپنی مخصوص ماہیت کی وجہ سے اومیگا3 اور 6 انسانی جسم میں اعصاب کے خلئے بنانے میں نیز خلیوں کے اردگرد کی جھلیوں کی حفاظت کے لئے بڑا اہم ہے۔ نیز اعصابی نظام میں بننے والے ٹشوؤں خاص طور پر دماغ اور آنکھوں کے عدسے کے لئے بے حد اہم ہے۔ چونکہ یہ انسان کے جسم میں نئی جھلیوں اور ٹشوز (Tissues) بنانے میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اسی لئے یہ انسان کی جسمانی نشوونما کا بھی بہت اہم حصہ ہے۔ جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جہاں اومیگا3 اور اومیگا6 کا ہونا اہمیت نہ رکھتا ہو۔

دل اور دماغ کی شریانوں میں جمنے والی کولیسٹرول انسانی صحت پر بہت برا اثر ڈالتی ہے۔ لہٰذا یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اومیگا3 اور 6 آپ کے لئے کس قدر اہم ہے۔ کھانے کے تیلوں کا تعلق بھی انہی امراض سے جڑا ہوا ہے۔ Polym saturated آئل کو کھانے میں استعمال کرنے سے انسانی جسم میں خون کی شریانوں کو ہونے والا نقصان بہت کم ہو جاتا ہے۔ ان تیلوں میں سے سب سے اول نمبر زیتوں کا Extra Virgin آئل ہے۔ دوسرے درجہ پر سن فلاور (یعنی سورج مکھی کا) تیل ہے۔ لیکن اومیگا3 جو جسم کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے وہ زیادہ تر ان مچھلیوں میں پایا جاتا ہے جن کو Oily Fish (تیل والی مچھلی) کہا جاتا ہے۔ تیل والی مچھلیوں کو ہفتہ میں کم از کم ایک یا دو دفعہ کھانا بہت مفید رہتا ہے۔ لانگ چین اومیگا3 انہی مچھلیوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں تیل والی مچھلیوں میں سے راہو، مہاشیر، سنگارا اور تھیلا مچھلی عام بازار میں مل جاتی ہیں۔ اومیگا3 کا دوسرا سب سے بڑا ذریعہ السی کا تیل ہے۔ یہ ذائقے میں بے مزہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کو باہر کے ممالک میں بڑے اچھے طریقے سے صاف کر کے اور بو کو ختم کر کے شیشیوں میں بھر کر بازار میں لایا جاتا ہے۔ یہاں بھی اس تیل کو اومیگا3 کو حاصل کرنے کے لئے ذرا سی محنت سے غذا میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اومیگا3 تیل انسانی جسم میں کیا کام انجام دیتا ہے اس کا اختصار کے ساتھ یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

1۔ اومیگا3 جسم کے اندر آکسیجن کے ذرات کو شامل ہونے میں بڑی مدد کرتا ہے جو کہ صحت کے لئے بہت ضروری ہیں۔

2۔ اومیگا3 جسم کے اندر غذائیت کو جسم کا حصہ بننے میں مدد دیتا ہے اور جسم کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یعنی انسان کے میٹابولزم (Metabolism) کا اہم جزو ہے۔

3۔ اومیگا3 انسان کی کام کرنے کی طاقت اور سٹیمنا (Stamina) کو بڑھاتا ہے۔

4۔ غذائیت کے عمل کو صحیح طریقے سے انجام دینے کے لئے میں فالتو حراروں (Calories) کو جلا کر ضائع کر دیتا ہے۔ اس کا اثر موٹاپا گھٹانے پر بھی پڑتا ہے۔

5۔ کسی بھی قسم کی غذائی اشیاء کے لئے انسان کی شدید خواہش کو کم کرتا ہے۔ بھوک کو نارمل کرتا ہے۔

6۔ گردوں کے مختلف ٹشوز (Tissues) میں سے اضافی پانی نکالنے میں مدد کرتا ہے۔

7۔ ہارٹ اٹیک کے خطرہ کو اس طرح کم کرتا ہے کہ نقصان دہ کولیسٹرول LDL کو بالکل کم کر دیتا ہے اور مفید کولیسٹرول HDL کو بڑھا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ سٹروک (Stroke) کے لئے بھی بہت مفید ہے۔

8۔ خواتین کے ماہواری نظام کی خرابیوں اور دردوں کو کم کرنے میں بے حد مفید ہے اور نیز فضلے کی نالیوں میں پیدا ہونے والی سوزش کو کم کرتا ہے۔

9۔ دماغ کے نظام کو بہتر ہونے میں امراض کے خلاف قدرتی دفاع کا نظام مضبوط کرنے میں جلد اور بالوں اور ناخنوں کے امراض میں بہت فائدہ مند ہے۔ گردوں اور جگر کے افعال کو فائدہ پہنچاتا ہے اور نظام ہضم کو بہتر کرتا ہے۔ ڈپریشن کو بھی یہ فائدہ پہنچاتا ہے۔

ان فوائد کو دیکھتے ہوئے یورپ اور امریکہ کے کمرشل فوڈ تیار کرنے والوں نے اومیگا3 کو دودھ، جوس، کھانے میں استعمال ہونے والے تیل اور دوسرے غذائی پیکٹوں میں اضافی طور پر شامل کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس کو مصنوعی طور پر غذا میں شامل کرنے سے اس کی قیمت بڑھا دی جاتی ہے۔ حالانکہ در حقیقت اومیگا3 کا اس طرح شامل کرنا جسم کے لئے بہت فائدہ بخش نہیں ہوتا ہے۔ اگر آپ اس کا پورا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو اپنی غذا میں تیل والی مچھلی کو ہفتے میں کم از کم ایک بار ضرور شامل کریں۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ دس میں سے صرف ایک یا دو لوگ مچھلی کا استعمال کرتے ہیں باقی آٹھ لوگ مچھلی کا استعمال بالکل نہیں کرتے۔

نفلی روزوں کی تحریک

حضرت مصلح موعود نے فرض روزوں کے علاوہ متعدد بار نفلی روزوں کی تحریک فرمائی۔ چنانچہ 1929ء، 1930ء میں دشمن کی شرارتوں اور اذیت رسانی کے مقابل پر انسانی عدالتوں کی بجائے حضور نے خدائے قدوس کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کرنے کی یہ ہدایت فرمائی۔ آپ نے مجلس مشاورت 1929ء میں فرمایا کہ:

’’رسول کریم ﷺ کی عادت تھی کہ ہفتہ میں دو روز پیر اور جمعرات کے دن روزے رکھا کرتے تھے۔ ہماری جماعت کے وہ احباب جن کے دل میں اس فتنہ نے درد پیدا کیا ہے اور جو اس کا انسداد چاہتے ہیں۔ اگر روزے رکھ سکیں تو 28/اپریل 1930ء سے تین دن تک جتنے پیر کے دن آئیں ان میں روزے رکھیں اور دعاؤں میں خاص طور پر مشغول رہیں کہ خدا تعالیٰ فتنہ دور کر دے اور ہم پر اپنا خاص فضل اور نصرت نازل کرے اور جو دوست یہ مجاہدہ مکمل کرنا چاہیں وہ چالیس روز تک جتنے پیر کے دن آئیں ان میں روزے رکھیں اور دعا کریں۔

(الفضل 23/اپریل 1930ء ص2 کالم 4,3)

چنانچہ جماعت کے دوستوں نے حضور کی تحریک پر روزے رکھے اور تضرع سے دعائیں کیں آخر خدائی عدالت نے اپنے بندوں کے حق میں ڈگری دے دی یعنی ایسا سامان پیدا کر دیا کہ فتنہ پردازوں کے دلوں میں حکومت کی مخالفت کا جوش پیدا ہو گیا۔ جس کی وجہ سے وہ سب پکڑے گئے باقی وہ رہ گئے جو بالکل کم حیثیت اور ذلیل اور ذلیل لوگ تھے۔ اصل وہی تھے جن کی شہ پر انہیں شرارت کی جرأت ہوتی تھی اور وہ گرفتار ہو گئے ان کے علاوہ وہ اخبار جو جماعت کے خلاف گند اچھالتے تھے یا تو وہ بند ہو گئے۔ یا پریس آرڈی نینس کے خوف کی وجہ سے اپنا رویہ بدلنے پر مجبور ہوئے۔

(الفضل 12 جون 1930ء صفحہ 5 کالم 3)

اسی طرح حضرت مصلح موعود نے سالانہ جلسہ 1952ء پر ارشاد فرمایا کہ احمدی 1953ء کے شروع میں سات نفلی روزے رکھیں اور ہر روزہ سوموار کو رکھا جائے۔ حضور نے سال کے پہلے خطبہ میں اس کی یاددہانی کرائی اور نصیحت فرمائی کہ:

’’جو طاقتور ہیں، تندرست ہیں ان کے لئے سفر میں رمضان کے روزے جائز نہیں۔ نفلی روزے جائز ہیں کیونکہ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ جب مسافر کے لئے فرض روزے منع ہو گئے تو بھی بعض صحابہؓ سفر اور لڑائیوں میں نفلی روزے رکھ لیتے۔ ان ایام کو خصوصیت کے ساتھ دعاؤں میں گذارو اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو‘‘۔

احمدیوں نے جو ہمیشہ فتنوں اور آزمائشوں کے ایام میں اس روحانی مجاہدہ کے خوشکن اثرات ونتائج کو آزماتے آرہے تھے اس تحریک پر بھی والہانہ لبیک کہا۔ (تاریخ احمدیت جلد 15 ص 421)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب رخصتانہ

مکرم شہباز احمد مانگر صاحب کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ رضوانہ کوثر صاحبہ کی شادی مورخہ 28 مارچ 2009ء کو ہمراہ مکرم راشد محمود صاحب ابن مکرم منور احمد صاحب مرحوم ساکن اسلام پورہ لیاقت آباد کالونی کوٹ لکھپت لاہور کے ساتھ ایوان محمود میں انجام پائی تقریب رخصتانہ کے موقعہ پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی قبل ازیں محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر اس نکاح کا اعلان کیا۔ دلہن حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت محمد دین صاحب آف اونچا مانگٹ کی نسل سے ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے بھی بابرکت ہو۔ نیز مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم میاں ناصر احمد غالب صاحب ابن مکرم میاں منظور احمد غالب صاحب دارالفتوح جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم میاں عطاء العلیم صاحب ابن مکرم میاں منظور احمد صاحب کے سسر مکرم عبدالصمد خان صاحب بلوچ تین ماہ کی علالت کے بعد مورخہ 27 مارچ 2009ء کو اپنے خالق حقیقی کو جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 28 مارچ کو مکرم محمود انجم صاحب مربی ضلع سرگودھا نے پڑھائی آپ کی تدفین آپ کے آبائی گاؤں 53 جنوبی بدرانی ضلع سرگودھا میں ہوئی تدفین ہونے پر مکرم محمد فاروق بھٹہ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنی جوانی میں احمدیت قبول کی اور بہت اچھے داعی الی اللہ تھے اور بڑی سادہ طبیعت کے مالک تھے اس کے علاوہ بہت اچھے گھڑ سوار تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں گھوڑ دوڑ مقابلوں میں بھرپور حصہ لیتے اور اچھی پوزیشنیں لیتے رہے اور متعدد بار میڈلز جیتے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 53 جنوبی ضلع سرگودھا (نصرت آباد) میں رقبہ لیز پر لیا تو مرحوم کو حضور کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نہایت ملنسار، خوش اخلاق، زندہ دل شخصیت تھے۔ آپ اپنے گاؤں کے پہلے فرد ہیں جنہوں نے ایف۔اے کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم علیم الدین قمر صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب کو ان دنوں شدید بخار ہے نیز الٹیاں بھی بہت آتی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نیز اسی طرح خاکسار کی پوتی عطیۃ الکبیر بعمر 4 ماہ پیٹ کے عوارض کی وجہ سے بیمار ہے اسہال اور اُلٹیاں بہت کرتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد حفیظ صاحب صوفی سویٹس دارالنصر وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بیٹے مکرم محمد سعید صاحب 29/ مارچ 2009ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 61 سال قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی ڈاکٹر صاحب موصوف نے ہی کروائی۔ مرحوم شوگر کی مرض میں لمبا عرصہ سے مبتلا تھے۔ آخری وقت شوگر کی وجہ سے گردے جواب دے گئے تھے اور ہسپتال میں گردے واش ہونے تھے۔ مگر تقدیر الٰہی غالب آئی۔ مرحوم نیک، شریف النفس، ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ جماعت احمدیہ اور خلافت احمدیہ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ بشریٰ سعید صاحبہ کے علاوہ پانچ بیٹے مکرم مبشر احمد شہزاد صاحب ربوہ، مکرم شاہد احمد پرویز صاحب لندن، مکرم طارق سعید صاحب ربوہ، مکرم طاہر محمود صاحب ربوہ، مکرم عبدالسلام صاحب واقف نو ربوہ، چار بیٹیاں مکرمہ سینہ سعید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف صاحب کامونکی ضلع گوجرانوالہ، مکرمہ مبشرہ کاظمی صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر احمد کاظمی صاحب جرمنی، مکرمہ نائلہ یاسر صاحبہ اہلیہ مکرم یاسر احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ اور مکرمہ سدرہ سعید صاحبہ ربوہ چھوڑی ہیں۔ مرحوم حضرت غلام قادر صاحب آف ہرسیاں رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

معلومات درکار ہیں

محترم سلطان احمد صاحب پیرکوٹی کی تصنیف رفقائے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ گوجرانوالہ و حافظ آباد طباعت کے مراحل میں ہے۔ جن احباب کے پاس ان رفقاء کی تصاویر موجود ہوں وہ برائے مہربانی فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

مرزا امیر احمد 34/6 دارالرحمت غربی۔ ربوہ

ameerahmadmirza@yahoo.com

ولادت

مکرم صغیر احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بڑے بھائی مکرم منیر احمد صاحب کینیڈا کو مورخہ 2/اپریل 2009ء کو تین جڑواں بیٹوں سے نوازا ہے۔ نومولودگان کے نام عثمان احمد زاہد، عمر احمد زاہد، علی احمد زاہد تجویز ہوئے ہیں جو مکرم عبدالمنان صاحب کے نواسے اور مکرم میاں مبارک احمد صاحب انصاف کمپنی والے کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے نیز والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم اخلاق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم وصیت نمبر 64427 نے مورخہ 17/اپریل 2007ء کو 8/26 دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ سے وصیت کی تھی جس کے بعد موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

گمشدہ شرٹ

مورخہ 2/اپریل کی شام تقریباً 8 بجے کے قریب خاکسار ظفر سپورٹس سے دارالنصر غربی اقبال ربوہ کی طرف آ رہا تھا کہ راستہ میں کالج روڈ پر خاکسار کی ایک عدد سفید رنگ کی سپورٹس شرٹ گر گئی ہے۔ اس شرٹ کا نمبر 5 اور پیچھے ٹیری (Terry) لکھا ہوا ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمائیں یا اس نمبر پر رابطہ کریں۔

047-6215787

عطاء الملک ملہی مکان نمبر 10/12 دارالنصر غربی اقبال

ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج

فضل عمر ہسپتال ربوہ دکھی اور ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج کرتا ہے۔ مخیّر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

میر علی احمد تالپور

میر علی احمد تالپور، پاکستان کے ایک ممتاز سیاستدان تھے۔ وہ 31/اگست 1911ء کو حیدرآباد کے قریب ٹنڈو میر محمود میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ تعلیم علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے حاصل کی اور اسی دوران علامہ عنایت اللہ مشرقی کی قیادت میں خاکسار تحریک کے پرجوش رکن بن گئے اور انگریز کے خلاف آزادی کی جنگ لڑی۔

قیام پاکستان کے بعد وہ پاکستان مسلم لیگ کے ٹکٹ پر سندھ اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ ون یونٹ کے قیام کے بعد وہ صوبہ مغربی پاکستان کے وزیر صحت اور وزیر خوراک مقرر ہوئے۔ 1964ء کے صدارتی انتخابات میں انہوں نے محترمہ فاطمہ جناح کی حمایت کی۔ 1967ء میں انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کے قیام میں اساسی کردار ادا کیا۔ 1970ء کے عام انتخابات میں وہ پیپلز پارٹی کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ تاہم بعدازاں پارٹی کے چیئرمین سے بعض اصولی اختلافات کی بنا پر انہوں نے پارٹی سے استعفیٰ دے دیا۔

جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں وہ 23/اگست 1978ء سے فروری 1985ء تک وفاقی وزیر دفاع رہے۔ 1985ء کے عام انتخابات میں وہ کامیاب نہ ہو سکے اور اسی باعث اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے۔

1986ء میں وہ عارضہ قلب کے علاج کیلئے لندن گئے اور وہیں 15/اپریل 1987ء کو وفات پائی۔

فری طبی معائنہ واقفین نو

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب نے درج ذیل جماعتوں کے واقفین نو/بچوں کا فری طبی معائنہ فرمایا۔

مورخہ 13 مارچ 2009ء کو 25 واقفین نو کا احمد آباد سانگرہ ضلع جھنگ، مورخہ 21 مارچ 2009ء کو 40 واقفین نو کا لاٹھیاں والا ضلع فیصل آباد، اور 21 مارچ 2009ء کو 24 واقفین نو کا گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد میں معائنہ کیا۔

اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے اور واقف نو بچوں اور بچیوں کو لمبی صحت والی زندگی عطا کرے اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ آمین (وکیل وقف نو)

جلد وصیتیں کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف......اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔“

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

قومی اسمبلی میں نظام عدل ریگولیشن کی قرارداد منظور

قومی اسمبلی نے نظام عدل ریگولیشن 2009ء سے متعلق قرارداد اکثریتی رائے سے منظور کرلی ہے۔ اس موقع پر ہونے والی ووٹنگ میں حکومتی اتحادی جماعت متحدہ قومی موومنٹ غیر جانبدار رہی۔ قرارداد میں سفارش کی گئی ہے کہ صدر زرداری سوات میں نظام عدل ریگولیشن پر دستخط کردیں۔ وزیراعظم گیلانی نے کہا کہ ہم نے تہیہ کررکھا ہے کہ پارلیمنٹ کو بااختیار بنائیں گے۔ قومی اسمبلی میں معاہدہ پیش کرکے قومی اسمبلی کو اعتماد میں لیا ہے۔

امریکہ امداد پر شرائط عائد نہ کرے، ڈرون حملے بند کئے جائیں

پاکستان نے امریکہ پر واضح کیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کوئی دباؤ قبول نہیں کیا جائے گا۔ امریکہ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے پاکستان کے ساتھ غیر مشروط مالی تعاون کرنے سمیت مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے کردار ادا کرے۔ ڈرون حملے فوری بند کرتے ہوئے انٹیلی جنس شیئرنگ کو بڑھایا جائے۔ دہشت گردی کے خاتمے کیلئے مشترکہ حکمت عملی ناگزیر ہے۔ ڈرون حملے دہشت گردی کے خاتمہ کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ اس امر کا اظہار صدر اور وزیراعظم نے امریکی سینٹ کی خارجہ کمیٹی کے سربراہ سینیٹر جان کیری سے ہونے والی الگ الگ ملاقاتوں کے دوران کیا۔

لوڈ شیڈنگ کے دورانیہ میں زبردست اضافہ، نیپرا نے بجلی مہنگی کرنے کی سمری بھیج دی

نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے وزارت پانی و بجلی کو بجلی کے نرخوں میں فی یونٹ قیمت میں اضافے کی سمری بھجوادی، سمری کے مطابق بجلی کے نرخوں میں 4 پیسے سے لے کر ایک روپیہ اکیس پیسے فی یونٹ اضافے کی سفارش کی گئی ہے۔ ادھر گرمی کی شدت میں اضافے کے ساتھ ہی ملک بھر میں بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا دورانیہ بڑھ گیا ہے۔ بڑے شہروں میں 8 گھنٹے جبکہ دیہات میں 14 گھنٹے تک لوڈ شیڈنگ کی جارہی ہے۔ اس وقت ملک میں بجلی کا شارٹ فال 2500 میگاواٹ کے قریب ہے۔ بجلی کی بندش سے گھریلو اور صنعتی صارفین کی سرگرمیاں بری طرح متاثر ہورہی ہیں۔ عوام کا کہنا ہے کہ پیپکو کے تمام دعوے غلط ہیں۔ گھڑیاں ایک گھنٹہ آگے کرنے سے لوڈ شیڈنگ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

حکومت گیس کی قیمتیں کم کرے، عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جارہا ہے

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے تیل و گیس کی قیمتوں میں اضافہ کے لئے اختیار کردہ طریقہ کار کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام کے حقوق اور جیبوں پر ڈاکہ ڈالا جارہا ہے۔ گیس پر دی جانے والی سبسڈی اور انتظامی اخراجات بھی عوام سے وصول کئے جارہے ہیں۔ وزارت پٹرولیم اور گیس کمپنیاں عوام کو اعداد و شمار کا چکر دے رہی ہیں۔ حکومت پی اے سی کی سفارشات پر گیس کی قیمتیں کم کرے۔ کمیٹی نے اوگرا، وزارت پٹرولیم اور گیس کمپنیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ صارفین کے مفادات کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔

عمر میں اضافے کے لئے مٹھاس سے پرہیز

اگر آپ کی خواہش ہے کہ آپ کی عمر طویل ہو اور آپ صحت مند زندگی گزاریں تو یہ ممکن ہے۔ اس کے لئے کھانے میں شکر کا استعمال کم کردیں۔ مانٹریال یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے یہ دریافت کیا ہے کہ غذائی اشیاء میں شکر کے حد سے زیادہ استعمال اور بڑھاپے کی تیز رفتار آمد میں گہرا تعلق ہے۔ تاہم ریسرچرز نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ اس کے لئے براہ راست شکر کو مورد الزام ٹھہرانا درست نہیں۔ اس لئے اصل میں جسمانی خلیات کی اس صلاحیت کو ذمہ دار سمجھنا چاہئے جو جسم میں شکر کی موجودگی کو محسوس کرتی ہے۔ اس سے کسی شخص کی زندگی کا دورانیہ متاثر ہوتا ہے۔

ایک ارب افراد کے قحط سالی کا شکار ہونے کا خطرہ

امریکی اور برطانوی سائنسدانوں نے خبردار کیا ہے کہ عالمی حدت میں اضافے سے رواں صدی کے وسط تک ایک ارب افراد قحط کا شکار ہو جائیں گے۔ عالمی معاشی بحران کے باعث رواں برس تجارت میں 9 فیصد کمی ہوگی۔ رواں صدی کا سب سے بڑا چیلنج خوراک کی قلت ہے۔ کیونکہ بڑھتی ہوئی عالمی حدت کے باعث خوراک کی پیداوار کم ہوگی جس سے ایک ارب افراد بھوک وافلاس کا شکار ہوجائیں گے۔ جن میں سب سے زیادہ غریب ممالک متاثر ہوں گے اس صورت میں محدود خوراک کی سیکیورٹی بھی مشکل ہوجائے گی۔

فضائی آلودگی ہارٹ اٹیک کا باعث دل کی

بیماریوں کی جہاں اور بہت سی وجوہات ہیں وہاں فضائی آلودگی بھی اس میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ایک امریکی یونیورسٹی میں ہونے والی تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ فضائی آلودگی سے دل کے دورے کا خطرہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ شواہد سے پتہ چلا ہے کہ فضائی آلودگی سے دل کے دوروں کے ساتھ اموات بھی واقع ہوئی ہیں۔ جانوروں پر کئے جانے والے ایک تجربے سے پتہ چلا ہے کہ سگریٹ نوشی اور گاڑیوں کے دھویں میں کچھ ایسے کیمیکل ہوتے ہیں جن سے خون میں کولیسٹرول بڑھ جاتا ہے اور اس کے ساتھ ایسے اینزائمز پیدا ہوتے ہیں جو خون کی نالیوں میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور تحقیق میں فضائی آلودگی اور ہائپر ٹینشن میں بھی تعلق کا پتہ چلا ہے۔ تحقیق میں کہا گیا ہے کہ دھویں کے ذرے پھیپھڑوں میں چلے جاتے ہیں جو خون کے بہاؤ کو روکتے ہیں اور 15 منٹ کے اندر اندر بلڈ پریشر زیادہ ہوجاتا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 15/اپریل

طلوع فجر	5:13
طلوع آفتاب	6:38
زوال آفتاب	1:09
غروب آفتاب	7:39

کھانا ہضم کرتا ہے
ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 Fax:6213966

ربوہ آئی کلینک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈیئٹر ہاوز پائپ بنانے والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ بھی دستیاب ہیں۔
SRP
سینگی ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور
طالب دعا۔ میاں عباس علی
میاں ریاض احمد: 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-6170513,042-7963205

FD-10

We are One of the leading in Pakistan mainly Deal in sale of New Vehicles, Spare Parts & after Sale Services through the Branches mentioned below to say
To all our Concerns, Clients & Vendors/ Suppliers
TOYOTA 2 Year 50,000Km warranty

Toyota Faisalabad Motors,
An Authorized 3S Automobile Dealership Which is declared
"The Best of the Best Dealership" in Consecutive 3 Years by Indus Motor Company Ltd.
Deals in Sale of all New Brands of Toyota & Daihatsu (041-8722002, 8722007) Sale of Spare Parts (041-8722003) &Services (041-8722005, 8732040).Introduce Express Maintenance in Services.
For Appointment Please contact (041-8722005).
Address: West Canal Road, Mansoor Abad, Faisalabad. Ph: 041-8719902, 8712002, 8712004, 111-000-052 Fax: 041-8712003
Toyota Sargodha Motors, Sargodha
An Authorized 3S Automobile Dealership of Indus
Address: Lahore Road Sargodha (Ph: 048-2321801-02,2321803)
Lahore central Motors, (Pvt)Ltd
HINO
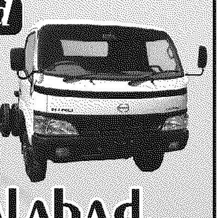
An Authorized Automobile of Hino Pak.Ltd.
Address: Multan Road Lahore.
Ph: 042-7512007, Fax: 042-7512008
NASIR TRADERS, FAISALABAD.
One Of The Largest Importers & Exporters Of
Al-Nasir Motors, Karachi
One Of The Largest Importers & Exporters Of
MRK CAR CARRIERS
A freight forwarding Co heaving a fleet of trailers